اخلاقی برائیاں اور ان کا وبال

از

سیدہ امۃ اللہ تسنیم
ہمشیرہ محترمہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

ناشر
اصلاحِ معاشرہ کمیٹی
مولانا علی میاں ندویؒ فاؤنڈیشن، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

نام کتاب :اخلاقی برائیاں اوران کا وبال

تحریر :سیدہ امۃ اللہ تسنیم

صفحات : 24

سنِ طباعت :اپریل ۲۰۱۲ء

تعداد اشاعت :دو ہزار

قیمت :پچیس روپئے

ناشر :اصلاحِ معاشرہ کمیٹی

مولانا علی میاں ندوی فاؤنڈیشن

ماشاء اللہ ہاؤس، ۱۰/۲۴۱، باغ قاضی

یحییٰ گنج، لکھنؤ 9935300441

www.islah-muashrah.org
www.heaveneduwelfare.blogspot.com

نوٹ:- اصلاح کی نیت سے اخلاص کے ساتھ جو صاحب اس رسالہ کو چھاپنا اور بانٹنا چاہیں یا دوسری زبان میں ترجمہ کرنا چاہیں، اس کی اجازت ہے، ناشر کو اطلاع ضرور دیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست

۱ مقدمہ: حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ
۲ عورتوں کے نقائص وعیوب
۳ غیبت
۴ چغلی، بہتان
۵ دورُخی باتیں
۶ حسد
۷ جھوٹ
۹ ریا
۱۰ احسان جتانا
۱۱ لعن طعن کرنا
۱۲ قسمیں کھانا
۱۳ جھوٹ
۱۴ شرک وبدعت
۱۵ شگون وفال
۱۶ فیشن پرستی

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

مفکر ملت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ و ناظم ندوۃ العلماء

اصلاح معاشرہ کا کام ملک میں مختلف طریقوں سے انجام پا رہا ہے پہلے لوگ انفرادی طور پر یہ کام کرتے تھے، اور ان کے اختیار میں جو صلاحیتیں ہوتی تھیں اُن سے وہ کام لے کر سماج کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان میں مرد اپنی سطح پر اور عورتیں اپنے دائرہ کار میں رہتی ہوئیں فکر کرتی تھیں، اور جو تحریری و تصنیفی صلاحیت کے حامل ہوتے وہ اس ذریعہ کو بھی اختیار کرتے، اس طرح خواتین نے بھی اس میدان میں بڑا کام انجام دیا، انھیں قابل ذکر خواتین میں محترمہ سیدہ امۃ اللہ تسنیم مرحومہ بھی ہیں جو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی بہن اور میری خالہ تھیں انھوں نے ہفتہ واری دینی اجتماعات کے ذریعہ جو وہ اپنے گھر پر رائے بریلی میں منعقد کرتیں اور ماہنامہ رضوان کی ادارت اور اس میں اپنے مضامین کے ذریعہ معاشرہ کی خرابیوں کے ازالہ کی طرف بہنوں کی توجہ کی۔ انہی مضامین میں ان کا ایک اہم مضمون ''نافرمانیاں'' کے عنوان سے طبع ہوا تھا جس میں ان نافرمانیوں کو موضوع بنایا ہے جو معاشرہ کے لئے ناسور ہیں اور خاص طور سے عورتیں ان میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ جیسے غیبت، چغلی، بہتان، دورُخی باتیں، اوہام پرستی، قبر پرستی، بے اعتقادی، بے پردگی، باریک کپڑوں کا استعمال وغیرہ۔ اس موضوع کی اہمیت آج کے دور میں اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ خاص طور سے بے پردگی اور ملبوسات میں برہنگی تک خیال نہ رکھنا وغیرہ، جو مغربی تہذیب و تمدن کے اثر کی وجہ سے زیادہ ہے، جو تہذیب گھر گھر داخل

www.abulhasanalinadwi.org

ہوتی جارہی ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ محبی جناب شیراز الدین صاحب کو اس رسالہ کی اشاعت کی طرف توجہ ہوئی اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائے اور قبول فرمائے (آمین)

مولوی محمود حسن حسنی سلمہ نے اپنی سعادت سمجھ کر مراجعت کا کام کیا، اللہ ان کے لئے بھی مبارک فرمائے۔

محمد رابع حسنی ندوی

خاتون منزل، گولہ گنج، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

اخلاقی برائیاں اور انکا وبال

سیدہ امۃ اللہ تسنیم مرحومہ
ہمشیرہ محترمہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

عورتوں کے نقائص اور عیوب: آج کل عورتوں میں جو نقائص پیدا ہو گئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ جن سے آخرت اور دنیا دونوں میں ذلت ورسوائی ہے۔ یہ عیوب ہماری نگاہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتے، نہ اسکی اہمیت ہے، لیکن اللہ ورسول کے نزدیک بڑے اہم گناہ ہیں۔ دن رات ہم کرتے رہتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے کہ کل اس کا کیا انجام ہونے والا ہے جسم کا ایک رووا ں میلا ہو جائے تو دل بےچین ہو جائے اور روح جو گندگیوں سے زنگ آلود ہو گئی اس کو پاک وصاف کرنے کی کچھ فکر نہیں، فکر تو بڑی چیز ہے خیال تک نہیں، وہ عیوب یہ ہیں:

☆ غیبت

☆ چغلی

☆ بہتان

☆ دورخی باتیں

☆ لعن طعن

☆ قسمیں کھانا

☆ جھوٹ بولنا

www.abulhasanalinadwi.org

☆رسم ورواج کی پابندی

☆اوہام پرستی

☆قبر پرستی

☆بے اعتقادی

☆بے پردگی

☆باریک کپڑوں کا استعمال وغیرہ۔

اب میں ہر عیب کو الگ الگ عنوان کے ساتھ لکھتی ہوں تاکہ پوری وضاحت ہوجائے اور ہر عیب کے نتائج معلوم ہوجائیں، اور ان عیوب پر قرآن واحادیث سے جو ممانعت اور وعید آئی ہے اس کا بھی صحیح علم ہوجائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

غیبت

اپنے مسلمان بہنوں اور بھائیوں کے وہ عیب لوگوں کے سامنے بیان کرنا جو اُن میں موجود ہیں، اس کا نام غیبت ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اتدرون ما الغيبة؟ قالوا: الله ورسوله اعلم، قال: ذكرك اخاك بما يكره، قيل: افرأيت ان كان في اخي ما اقول؟ قال ان كان فيه ماتقول فقد غبته وان لم يكن فيه ماتقول فقد بهته.

رواه مسلم.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے بھائی کو ایسی بات کہو جو اسے ناپسند ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ بات اسمیں موجود ہو۔ آپ نے فرمایا یہی غیبت ہے اور اگر وہ بات نہیں ہے جو تم نے کہی ہے تو یہ بہتان ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ چیز کس درجہ ہم میں موجود ہے۔ کوئی مجلس ایسی نہیں ہوتی جس میں غیبت نہ ہو۔ جہاں چار عورتیں اکٹھا ہوئیں، غیبت شروع ہو گئی، پھر صورت وسیرت کی برائی، عقل وعادت کی برائی، کوئی کالا ہے تو کوئی گورا، کوئی کنجوس ہے تو کوئی سخی، اور صورت کی برائی، عقل وعادت کی برائی تو اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے اس لئے کہ صورت تو اللہ کی بنائی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

www.abulhasanalinadwi.org

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْم ☆ (سورہ حجرات-۱۲)	ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم کو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند ہے یہ تو تم مکروہ سمجھتے ہو۔ اللہ سے ڈرو اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اس زمانہ میں اول تو نیک بات کہنے کا فقدان ہے اور دو چار جو ہو بھی جاتی ہیں، وہ غیبت کے نذر ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کی آج ہم نے غیبت کی ہے کل وہ حشر کے دن اسکے بدلہ میں ہماری نیکیاں لے لے گا اور ہم خالی ہاتھ رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ ایسے خسارے سے ہم سب کو بچائے۔ آمین۔

www.abulhasanalinadwi.org

چغلی بہتان

یہ عادت اتنی بری ہے کہ اس سے آپس میں فساد برپا ہوتا ہے اور فساد اللہ کو بہت ناپسند ہے چغلی کھانے والا ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ (ذلیل ہے طعن کرنے والا اور چغلیاں کھانے والا)۔

آخرت کے متعلق حضورؐ کا ارشاد ہے:

عن حذيفة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "لا يدخل الجنة نمام"۔ متفق علیہ	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔
و عن ابن مسعود رضي الله عنه ان النبي ﷺ قال: الا أنبئكم ما العضة هي النمية القالة بين الناس. (رواہ مسلم) قال النووي: العضة هي الكذب والبهتان (ریاض الصالحین باب تحریم النمیمہ)	اور ایک حدیث میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو بتاؤں کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں فساد برپا ہو۔

www.abulhasanalinadwi.org

دورُخی بات

یہ عادت بھی عورتوں کی فطرت بن گئی ہے کہ منھ پر تعریف اور پیٹھ پیچھے برائی، یہ بھی بڑے عیب اور گناہ کی بات ہے اور نفاق کی علامت ہے۔

عن محمد بن زید ان ناساً قالوا لجده عبدالله بن عمر رضی الله عنهما: انا ندخل علی سلاطیننا، فنقول لهم بخلافِ مانتکلم اذا خرجنا من عندهم قال: کنا نعدّ هٰذا نفاقا علی عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔(رواہ البخاری)	حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ہم سے کہا کہ ہم لوگ بادشاہوں کے روبرو کچھ اور کہتے ہیں اور پیٹھ پیچھے کچھ اور کہتے ہیں۔حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ حضورؐ کے زمانے میں ہم اس کو نفاق سمجھتے تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

حسد

یہ مرض بھی عورتوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے اور یہ اتنا بڑا مرض ہے کہ اس سے سراسر اپنا ہی نقصان ہے جس میں یہ مرض ہے وہ دن رات دوسروں کو بڑھتا دیکھ کر کڑھتا اور جلتا رہتا ہے اور یہ جلن کڑھن بالکل بے سود ہوتی ہے۔ پھر اسی حسد کی بدولت جان و مال میں نقصان الگ ہوتا ہے اور دین کا نقصان الگ۔ پھر اس مرض سے اور بھی امراض پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً غصہ، جلن، کینہ، عیب جوئی وغیرہ، جتنا حسد بڑھے گا اتنی ہی جلن اور غصہ پیدا ہوگا اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ یہ تو اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے کہ فلاں کو کیوں دیا ہم کو کیوں نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (سورہ نساء آیت-۵۴)	یا جلے مرتے ہیں لوگوں سے اس بات پر جو اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو مرحمت فرمائی ہے۔
عن ابی هريرة رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال: اياكم والحسد فان الحسد يا كل الحسنات كما تأكل النار الحطب (رواہ ابوداؤد)	حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بدگمانی

بدگمانی بھی عورتوں کا خاص مرض ہے اور بدگمانی اتہام کی جڑ ہے جس میں یہ مرض ہے وہ اتہام سے نہیں بچ سکتا اور اتہام بہت ہی بڑا گناہ ہے اور اتہام کی بھی دو قسمیں ہیں ایک تو روزمرہ کے معمولی معاملات پر، دوسری قسم یہ کہ بھولی بھالی پاکدامن عورتوں اور لڑکیوں پر اتہام لگانا یہ بڑے غضب کی بات اور سخت ترین گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَالَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَتَحْسَبُوْنَهُ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ. سورۂ نور:۱۵	اور جب تم اس کو اپنی زبانوں پر لانے لگے اور اپنے منھ سے ایسی بات کہنے لگے جس کی تم کو خبر نہیں اور تم اسکو ہلکی بات سمجھتے ہو حالانکہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔

اس عادت کی بدولت گھر کے گھر تباہ ہوگئے، میاں بیوی میں ہمیشہ کے لئے جدائی ہوگئی اتہام لگانے والے الگ الگ ہوگئے اور بنے گھر بگڑ کر رہ گئے۔ یہ سب بدگمانی کے کرتوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَااَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُو اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ. حجرات:۱۲	اے ایمان والو! بہتیرے گمانوں سے بچتے رہو، بیشک بعض گمان گناہ ہیں۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: اياكم والظن، فان الظن اكذب الحديث (متفق علیہ)	حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو، بدگمانی بہت جھوٹی بات ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

ریا

یہ مرض بھی عورتوں میں بہت ہے، شاذ ونادر ہی کوئی عورت اس سے بچی ہوگی، یہ مرض ایسا خطرناک ہے کہ تمام نیکیوں پر پانی پھیر دینے والا ہے۔ صدقہ خیرات، نماز روزہ کرنا سب بے سود، دنیا کا نفع صرف تھوڑی دیر کی واہ واہی اور شہرت ہے کہ فلاں عورت خوب نمازیں پڑھتی ہے خوب روزہ رکھتی ہے، یا بہت صدقہ خیرات کرتی ہے، بس اور آخرت کا نقصان تو بہت بڑا ہے کہ سارے عمل اکارت، کیا کرایا بیکار، کیونکہ خدا کی خوشی کے لئے یہ عمل کیے ہی نہیں گئے کہ مقبول ہوں اور ان کا اجر ملے، دنیا کے دکھاوے کے لئے کیئے گئے تھے، سو دنیا والوں سے اسکی داد مل گئی، اگر اللہ کے لئے کیئے جاتے تو اللہ سے اجر ملتا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یُرَاءُوْنَ النَّاسَ وَلاَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلاَّ قَلِیْلاً. سورہ نساء:۱۴۲	لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑے۔

ریاوشہرت طلبی کا انجام ایک حدیث میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی نیکی اس غرض سے کی کہ لوگ سنیں اور اس کی شہرت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو مشہور کرے گا اور اس کو رسوا کرے گا اور جو اللہ کے لئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جزا (اچھا بدلہ) دے گا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

www.abulhasanalinadwi.org

احسان جتانا

عورتوں میں یہ عادت بھی کثرت سے پائی جاتی ہے، دے کر احسان جتانا، احسان کر کے اپنا غلام سمجھ لینا۔ حالانکہ ایسا دینا دلانا سب بے کار، اس سے تو نہ دینا بہتر ہے کہ بیچارے غریب کا احسان کے بوجھ سے سر تو نہ جھکتا، شرمندگی نہ ہوتی یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کام اللہ کے لئے کیا جاتا ہے تو اس میں اللہ سے صلہ ملنے کی تمنا ہوتی ہے اور دنیا سے کوئی غرض نہیں ہوتی مگر جہاں دنیاوی غرض ہوئی وہاں یہی ہوگا کہ دنیا سے اس کا صلہ ملنے کی امید، اور نہ ملے تو تکلیف بھی ہوگی اور زبان سے اس کا اعادہ بھی ہوگا، یہ اتنی بری عادت ہے کہ اس کا حاصل نہ دنیا میں نہ آخرت میں، اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى. آل عمران:۲۶۴	اے ایمان والو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا دے کر اکارت نہ کرو۔

www.abulhasanalinadwi.org

لعن طعن کرنا

اسی طرح لعنت کرنا بھی انتہائی سخت اور بے باکی کی بات ہے عورتیں کثرت سے لعنت کرتی ہیں اور پھٹکار ڈالتی ہیں، حالانکہ یہ اللہ اور رسول کے نزدیک بڑی سخت ت ہے۔

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ لیس المومن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذیء.

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش بکنے والا اور زبان دراز مومن نہیں ہوسکتا (یعنی یہ مومن کی صفات واخلاق میں نہیں ہے)۔

ایک حدیث میں حضرت ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان پر جاتی ہے، آسمان کے سب دروازے بند ہوجاتے ہیں تو پھر وہ لعنت زمین پر اترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس پر بند ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے اور جب کہیں راستہ نہیں پاتی تو جس پر لعنت کی گئی تھی، اگر وہ لعنت کے قابل ہوتا ہے تو اس پر پڑتی ہے ورنہ پلٹ کر لعنت کرنے والے پر آپڑتی ہے۔

لعنت کرنے والوں کو ایک بڑی محرومی سے سابقہ پڑے گا وہ محرومی یہ ہوگی کہ وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کرسکیں گے اور نہ گواہ بن سکیں گے۔

www.abulhasanalinadwi.org

قسمیں کھانا

قسمیں بھی آج کل عام ہوگئی ہیں، اسکی اہمیت دلوں سے بالکل جاتی رہی بات بات پر قسم کھانا اب بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اپنے اوپر نہ جانے دن میں کتنی قسمیں چڑھا لیتی ہیں، پھر اس کی ذرہ برابر فکر نہیں کہ کفارہ واجب ہوا یا نہیں۔ افسوس ہے کہ کتنے گناہ ایسے ہیں جو دن رات ہم سے صادر ہوتے رہتے ہیں اور ہمیں کچھ خبر نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ. سورہ مائدہ-۱۲

اللہ تعالیٰ تمہاری لایعنی قسموں کو نہیں پکڑتا لیکن وہ تمہاری ان قسموں پر مواخذہ کرتا ہے جن کو تم مضبوط کرلو، تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا دینا ہے، جیسا تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یا ایک غلام آزاد کرنا اور اگر یہ میسر نہ ہو تو تین روزے رکھے، جب تم قسم کھا بیٹھو اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ آیت لایؤاخذکم الله باللغو فی ایمانکم..... اُن لوگوں کے بارے میں اُتری جو ہر بات پر واللہ باللہ کہا کرتے ہیں (صحیح بخاری)۔

اللہ تعالیٰ یہ فرمائے اور یہاں یہ حالت ہے کہ بات بات پر دلیری سے

www.abulhasanalinadwi.org

قسمیں کھاتی ہیں اور کفارہ کی فکر تو کیا پرواہ بھی نہیں، اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوکر قسم کھائی کہ اس سے بات نہ کروں گی، پھر سب کی انتہائی سعی وسفارش اور بھانجے کی بیقراری نیز اس حدیث سے ڈر کر جو کسی مسلمان سے تین دن سے زائد بول چال بند رکھے گا اور اسی حالت میں مرجائے گا وہ دوزخ میں جائے گا قسم توڑدی اور اس کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کیے، پھر بھی جس وقت قسم توڑنے کا خیال آتا تھا تو اس قدر روتی تھیں کہ آنسوؤں سے آنچل تر ہوجاتا تھا اور اب تو قسم کھانا اور توڑ دینا کوئی بات ہی نہیں، اصل یہ ہے کہ نہ اللہ تعالیٰ کی عزت ہے نہ اسکے ناموں کی وقعت۔

قسم کھانے کے بعد نیکی کی بات دیکھ کر اس کو اختیار کرنے کا حکم حدیث میں آیا ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی بات پر قسم کھالو پھر اس سے بہتر بات دیکھو تو اس کو اختیار کرلو اور قسم کا کفارہ دے دو۔ (بخاری ومسلم)

اور اس طرح اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانے کی ممانعت حدیث میں آئی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے سنا تو فرمایا: اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم کھائے تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

(سنن ترمذی)

www.abulhasanalinadwi.org

جھوٹ

جھوٹ بھی آج کل اس قدر رائج ہوگیا ہے کہ ہنر میں داخل ہوگیا، بات بات پر جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسمیں کھانا انتہائی مبالغہ سے کام لینا کھیل تماشہ ہے حالانکہ جھوٹ ایسی چیز ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے، ہر برائی کا پیش خیمہ ہے۔

ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھ میں یہ خصلتیں ہیں، چوری، شراب اور جوا، آپ نے فرمایا جھوٹ چھوڑ دو، وہ چلا گیا لیکن دل میں سوچتا تھا کہ ایک جھوٹ چھوڑ دینے سے دوسری برائیاں کیسے جاسکتی ہیں۔ رات آئی، چوری کا ارادہ کیا لیکن معاً یہ خیال پیدا ہوا کہ حضورؐ پوچھیں گے تو جھوٹ بولنا پڑے گا، یہ خیال کر کے چوری کے ارادہ سے باز آیا۔ پھر شراب، پھر جوے کا خیال ہوا اور ہر دفعہ یہی ڈر مانع آیا کہ حضورؐ پوچھیں گے تو جھوٹ بولنا پڑیگا غرض ایک جھوٹ کے ڈر سے اس کی سب برائیاں چھوٹ گئیں۔

حقیقت میں جھوٹ ایسی ہی چیز ہے کہ جو اس سے نہ بچا وہ کسی برائی سے نہ بچا، پھر جھوٹ بولنے والے کا اعتبار نہیں ہوسکتا، مگر اب یہ حال ہے کہ اعتبار کھوئے، ذلیل ہونا پڑے، خواہ کچھ ہو لیکن جھوٹ نہ چھوٹے کیونکہ وہ ایسا ہنر ہے جس سے اس فانی دنیا کی ہر چیز حاصل ہوتی ہے، ذلت ہو تو ہو، اعتبار جائے تو جائے چند دن یا چند گھنٹہ کا فائدہ تو ہوگیا۔

جھوٹے شخص کا انجام بڑا خراب ہوتاہ ہے۔ اور ایک حدیث میں سچے شخص اور جھوٹے شخص کے انجام کو اس طرح بیان کیا گیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف مائل کرتی ہے، اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ اور آدمی سچ بولتے بولتے اللہ کے یہاں بڑا سچا اور راست باز شمار ہوجاتا ہے، اور جھوٹ گناہ پر مائل کرتا ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے۔ اور آدمی جھوٹ بولتے بولتے اللہ کے یہاں بڑا دروغ گو لکھ لیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور حدیث میں منافق کی نشانیوں میں جھوٹ بھی بتایا گیا ہے، اور قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والوں پر لعنت بھی کی گئی ہے اس لئے اس برائی سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔ (سنن ترمذی)

شرک و بدعت اور رسم و رواج

یہ مرض بھی خاص عورتوں کا ہے، اس میں اس شدت سے مبتلا ہیں کہ فرض قضا ہوجائے لیکن شرک و بدعت کا کوئی شوشہ نہ چھوٹے، حالانکہ شرک و بدعت کے بارے میں قرآن و حدیث میں ایسی وعیدیں آئی ہیں کہ دل والے تو تھرا اُٹھیں، مگر ان سے ڈرے کون؟ مسجدیں سونی پڑی ہیں اور قبریں سجدہ گاہ بنی ہیں، اللہ کو جو خالق و مالک ہے بھول گئے اور بزرگوں پر جان و دل سے قربان، اُن سے سوال بھی ہو رہے ہیں، ان کے نام کی نذر و نیاز بھی ہو رہی ہے، قبروں پر منت کی چادریں بھی چڑھ رہی ہیں، یہ سب کچھ ہوتا ہے اور پانچ وقت کی نماز جو فرض ہے وہ ادا نہیں ہوسکتی بدعت کو لیجئے تو کونڈے بھرے جاتے ہیں، شبرات کے حلوے کا ناغہ نہ ہو محرم میں کھچڑا ضرور پکے، گیارہویں کو پلاؤ زردہ پکایا جائے مگر بقرعید کے دن جو قربانی فرض ہے اسکے لئے پیسہ نہیں عقیقہ کے لئے ایک بکری مشکل ہے، ہم نے مانا کہ اس میں مردوں کا بھی ہاتھ

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، لیکن اگر عورتیں اس کام کو چھوڑ دیں اور بضد ہوجائیں تو سب مرد راہ راست پر آجائیں، مگر یہ ساری خرابیاں عورتوں ہی کی ذات سے ہیں عورتیں ہی زیادہ تر اس معاملہ میں پکڑی جائیں گی اور شرک جیسا گناہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تمام گناہوں کو معاف فرمادیگا، لیکن شرک نہ معاف کرے گا اور بدعت کے متعلق حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے دین میں نئی بات ایجاد کی وہ ہم سے نہیں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضورﷺ حوض کوثر پر لوگوں کو پانی پلائیں گے اور بدعتیوں سے منھ پھیرلیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ فرماتے تھے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمدﷺ کا طریقہ ہے اور برے کام نئی باتیں ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا: ما فرطنا فی الکتاب من شئی (سورہ انعام) ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں کی، اور فرمایا: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کردیا اور تمہارے لئے بطور دین اسلام پر راضی ہوگیا۔ سورہ مائدہ)۔

اسی طرح رسم ورواج کی پابندی ہے کہ رسم ضرور ادا کریں خواہ چوری کریں ڈاکہ ڈالیں، رشوت لیں، سود لیں لیکن رسموں میں فرق نہ آئے، یہ آج رسم ورواج کی وجہ سے گھرانوں کے گھرانے تباہ وکنگال ہوگئے لیکن اس تباہی پر بھی آنکھیں نہیں کھلتیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

شگون وفال

عورتیں ہی اس مرض میں مبتلا ہیں، اُلو بولا تو وہ سہمیں، بلی کتا رویا تو وہ ڈریں، کوا سر پر بیٹھا تو وہ سمجھیں کہ بس اب موت ہے کوا دیوار پر بولا تو شگون لیا، ٹونے، ٹوٹکے، تعویذ گنڈے، مان دان غرض کہ ان کی پوری زندگی اسی کے نذر ہو جاتی ہے۔ پھر جیسا عقیدہ ہوتا ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کر بھی دیتا ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

انــا عــنـــد ظـن عبدی بی — ہم بندے کے گمان کے ساتھ ہیں، (جیسا وہ گمان کرتے ہیں ویسا ہی ہم معاملہ کرتے ہیں)

ایک مجلس میں حضور ﷺ نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی بے حساب و کتاب جنت میں جائیں گے لوگوں کو حیرت ہوئی کہ وہ کون لوگ ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا:

هـم الـذين لا يرقون ولا يسترقون ولا يتــطيـــرون وعــلـــى ربهـم يتوكلون (صحیح بخاری وصحیح مسلم) — یہ وہ لوگ ہیں جو پھونک جھاڑ نہیں کرتے ہیں اور نہ کرواتے ہیں اور نہ فال لیتے ہیں۔ اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بدشگونی کو اچھا نہیں سمجھا ہے سنن ابوداؤد میں حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شگون بد نہیں لیتے تھے۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شگونِ بد لینے کی کوئی حقیقت نہیں۔ (بخاری ومسلم)

www.abulhasanalinadwi.org

فیشن پرستی

باریک لباس تو اس قدر عام ہوگیا ہے کہ جس کو دیکھو وہی زیب تن کیے ہوئے ہے، ہر نت نئے فیشن بدل کر اور باریک سے باریک کپڑا پہن کر بے دھڑک بغیر برقع کے گھر سے نکلنا، بازاروں کے صدقہ ہونا، گلی کوچوں کی خاک اُڑانا، نئے انداز سے سڑکوں پر چلنا، بے حیائی، بے حجابی کے ساتھ غیر مردوں سے ملنا، ہنستی کھیلتی ایک طرف سے آنا اور دوسری طرف سے نکل جانا انھیں عورتوں کے بارے میں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

عن ابی هريره رضي الله عنه: قال رسول الله ﷺ صنفان من اهل النار لم أرهما، قوم معهم سياط كأذناب البقر، يضربون بها الناس، ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها، وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا. (صحیح مسلم)	وہ عورتیں جو ظاہر میں کپڑا پہنتی ہیں مگر حقیقت میں ننگی ہیں مائل کرنے والیاں مائل ہونے والیاں، ان کے سر بختی اونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کی طرح ہیں ایسی عورتیں نہ جنت میں جائیں گی نہ اسکی خوشبو پائیں گی، اگرچہ اس کی خوشبو دور سے پہنچتی ہے۔

خدا معلوم زمانہ کتنی کروٹیں بدل چکا ہے۔ انقلاب پر انقلاب آئے لاکھوں بستیاں اُجڑ گئیں، سیکڑوں مکانات منہدم ہوگئے، سیکڑوں بستیاں زلزلہ اور طوفان سے

www.abulhasanalinadwi.org

اُلٹ پلٹ گئیں، مگر واہ رے دل اس میں تغیر نہ آیا، یہ اپنی جگہ اٹل ہے، وہی معصیت و نافرمانی، وہی خدافراموشی، وہی ذوق وشوق، وہی سیر وتفریح۔ کل کی بات ہے کہ بارش کی فراوانی اور دریا کی طغیانی نے کتنی جانیں تلف کیں، کتنا مال واسباب ضائع ہوا، کتنے مکانات نیست ونابود ہوگئے، کتنے انسان بے خانماں برباد ہوگئے، فاقے کئے، مصیبتیں جھیلیں، کیسی عبرت کا مقام تھا لیکن بجائے عبرت وسبق حاصل کرنے کے، سیر وتفریح کی شائق، ان بیکس انسانوں کی مصیبتوں کو تماشہ سمجھ کر اس ہولناک منظر کا تماشہ دیکھنے کے لئے جوق در جوق نکل آئیں اور ہر ایسے مقام پر ٹھٹ لگ گئے جہاں سے ان بیکسوں کو مدد پہنچائی جارہی تھی۔ لوگ اس وقت مدد پہنچارہے تھے اور یہ خارج ہورہی تھیں۔

www.abulhasanalinadwi.org